MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com

مرثیہ ۱۰

فردوس کی ہوا مرے باغِ سخن میں ہے

تعداد بند (۱۲۱)

در حال امام رضا علیہ السلام

مصنفہ

سید سرفراز حسین رضوی خبیر لکھنوی

مطبوعہ نظامی پریس آہنی پھاٹک لکھنؤ

زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا غَرِیْبَ الْغُرَبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

یَا مُعِیْنَ الضُّعَفَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَمْسَ

الشُّمُوْسِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَنِیْسَ النُّفُوْسِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْمَدْفُوْنُ بِاَرْضِ

طُوْسِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُغِیْثَ الشِّیْعَةِ وَالزُّوَّارِ

فِیْ یَوْمِ الْجَزَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا الْحَسَنِ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ فَاشْفَعْ لِیْ

تاریخ ولادت ۱۱ ذلقعدہ ۱۵۳ھ شہادت ۲۳۔ ذلقعدہ ۲۰۳ھ

جائے دفن مشہد مقدس
خراسان

۱

فردوس کی ہوا ہے کہ باغ سخن میں ہے
خوشبوئے بہشت خلد دماغ سخن میں ہے
نور جبین حور چراغ سخن میں ہے
صہبائے سلسبیل ایاغ سخن میں ہے
ہے جوش موج طبع لطافت سرشت میں
لہرا رہا ہے چشمۂ کوثر بہشت میں

۲

دریائے فکر کی یہ روانی یہ زور شور
ملتا نہیں ہے بحر فصاحت کا اور چھور
دیکھے یہ چشم صاف تو بینا ہو چشم کور
اللہ رے جسکو قوی ہمیں کا زور
اُس لامکاں کا نور یہیں جلوہ گر ملا
سب کچھ ملا جو آل محمدؐ کا در ملا

۳

یہ در وہ ہے فقیر جہاں ہو گئے امیر
اس در کا جو گدا ہے وہ ہے آسماں گیر
اس آستاں کی خاک کے ذرے ہیں مہر منیر
تکیہ کئے ہوئے ہیں جو کھڑے یہ ہے فقیر
جام ولا سے جو سرشار ہو گیا
دل ہو کے بوذرؓ و عمارؓ ہو گیا

۴

مانا نہیں ہے بوذرؓ و عمارؓ سے حقیر
لیکن اسی گلی کا ہوں میں بھی گدا فقیر
بازو ہے جو نبیؐ کا وہ اپنا ہے دستگیر
معراج آل مخبر صادق ہوا ضمیر
دامن میں اُن کے رحمت حق کا خزانہ ہے
جز دان میں جس طرح سے قرآن کا خانہ ہے

۵

محبوب کبریا کا میں عاشق ہے خوش نصیب
بندہ غلام مخبر صادق ہے خوش نصیب
بخت ہم ہوا زمانہ موافق ہے خوش نصیب
جبریل پر ہے منھ سے جو ناطق ہے خوش نصیب
یہ اُس کلام شہ ہے جو خالق کا نور ہے
قرآں نہیں تو مصحف حق ضرور ہے

۴۹

۶

شامل ہے لطف بادۂ آسماں ختم
مجھکو ثنائے آل سے ہے کام یک قلم
مدح امام ضامن ثامن جو ہے رقم
فضل الٰہ سے یہ مسدس ہے محترم
انگشتری نظم کا طرفہ نگینہ ہے
ہے مرثیہ کہ آٹھ ہیں اُن کا نگینہ ہے

۷

اے عاملان عرش الٰہی ہے یہ خطاب
تیری کتاب نظم کا یہ آٹھواں ہے باب
اصحاب کہف دیکھیں سخن کا مرے شباب
ہیں سات کے لما جرأت موسیٰ بھی انتخاب
دروازوں پہ جناں کے ہے شہرہ بیان کا
میں مدح خوان ہوں موسیٰ کاظم کی جان کا

۸

ہے شور نظم گنبد فیروزہ رنگ تک
فضل خدا سے شاہ خراساں کی ہے کمک
ہیں سات آسمان ہے یہ آٹھواں فلک
یوں مدح خوان شاہ ہو گردوں نیم ہر ملک
دل ڈوبے میں تراب ولا کے پیالے میں
کیا کچھ نہیں ہے آٹھ ورق کے رسالے میں

۹

ممدوح میرا دونوں جہاں کا امام ہے
مضبوط جسکے دین خدا کا نظام ہے
اصل اصول شجرۂ دین الکلام ہے
فصیح حریم حرمت بیت الحرام ہے
کعبہ گواہ ہے کہ عجب مرتبہ دیا
مشہد کو اُسنے قبلۂ ہفتم بنا دیا

۱۰

یہ تم نے تو دی ہے جو انشائے نظم
ہر سالک سخن کے حروف رموز سے ہیں غور کر
چمکا رہا ہوں لطف شہنشاہ و بحر و بر
اس مرثیہ پہ ہے نظر کیمیا اثر
ماہ عجم کی مدح سے کامل ہے یہ کلام
ہاں اب تو دیکھنے کے قابل ہے یہ کلام

١١

سر سبز میرے باغ سخن کے ...
ہیں دُر اُس سے کہ پھول زمرد کے ...
صفحہ بنا ہے طوطی سدرہ کا ...
توفیق خضر راہ ہے قسمت ... راہ ...
مداح کو ثنائے رضا کی اُمنگ ...
اب تو زمین نظم بھی فیروزہ رنگ ...

١٢

منسوب ہے یہ رنگ جو سادات کی طرف
اس نظم کی ہے دھوم خراساں سے تا نجف
ممدوح میر موسیٰ کاظم کا ہے خلف
مجھکو بھی اپنے جد کی ثنا کا ملا شرف
مقبل ہے بحر کا ذرہ ہوں مقبل نہیں سہی
دعبل کی خاک پا تو ہوں دعبل نہیں سہی

١٣

ہمصر گرچہ کہتے ہیں بے بار یا جواب
جو قابل جواب ہو اُسکا کیا جواب
فیروزہ سخن کا جو ہے رنگ لاجواب
کہتے ہیں جوہری کہ نہیں ہے ترا جواب
مجلس کو نور صبح سے معمور کر دیا
تو نے تو لکھنؤ کو نشاپور کر دیا

١٤

رنگ بہار رنگ سخن کھو رہا ہے آج
ابر کرم لباس چمن دھو رہا ہے آج
باغوں میں انتظام نیا ہو رہا ہے آج
بیدار بخت سبزہ ہے کب سو رہا ہے آج
ابر بہار را کہ باریں فام کردہ اند
رنگ سحر ز بہشت چمن وام کردہ اند

١٥

پھرتے ہیں میری چشم تصور میں گل ہزار
باغ رضا میں روضۂ رضواں کی ہے بہار
پہنچی ہے فارس سے خراساں با افتخار
پیدا ہے ذہن بحر عربستاں میں ایکبار
حاسد پہ برق طبع تجلی نشاں گری
دیکھو یہ کون تھی ہوئی بجلی کہاں گری

عہ بر بنائے شہرت دعبل کو بحر باندھے موخدہ عرض کیا خبیر ۱۲

٭ ہندوستان کو تو نے نشاپور کر دیا

۱۶
لازم ہے مجھکو باغ رسول انام ...
یعنی مدینہ ترک کروں حشم کی ...
بعد اسکے مشہد شہ عالی ہمم کی ...
پہلے عرب کی سیر کروں پھر عجم کی ...
ممدوح میرا باغ پیمبر کا پھول ...
سب سے الگ مجاور قبر رسول ...

۱۷
گوشہ نشیں مدینہ میں تھا رضی رضا
عباسیوں کے زور سے فتنہ کا زور تھا
دن رات کے فساد سے اک حشر تھا بپا
ہر شہر میں بغاوتیں ہوتی تھیں رونما
دائم بلا یہ عہد تھا سادات کے لئے
مامون کا تھا دور فسادات کے لئے

۱۸
دل میں خیال کرتے تھے یہ بانی عناد
سادات کے سبب سے ہے دنیا میں یہ فساد
اسواسطے یہ چال چلے وہ بد اعتقاد
سید کوئی شرف میں رضا سے نہیں زیاد
حاکم وطن سے کر کے طلب نیک نام کو
رضی خلیفہ اپنا بنائے امام کو

۱۹
ہیں علم و فضل و زہد میں بیشک وہ منتخب
حاجت نہیں بیاں کی عیاں ہے حسب نسب
اس عہدۂ جلیل کا مژدہ سناؤ اب
سادات انکو جانتے ہیں لائق ادب
سب کے دلوں پہ دبدبۂ حیدر بٹھائے گا
اسکے لحاظ سے نہ کوئی سر اٹھائے گا

۲۰
یہ رائے خود غلط نے سمجھ لی جو استوار
بھیجے خطوط علم کے مخزن کو بار بار
مضمون یہ تھا کہ ہم دل مشتاق بیقرار
ہے قائل فضائل مولائے خاکسار
ہے آرزو کہ دیکھیں خلافت کے نور کو
تفویض کر دو اپنی حکومت حضور کو

۲۱

مولا کے ہر جواب کا حاصل یہی تھا
ہمسائے سے دل میں خواہش دنیا نہ
مرغوب ہے ہوائے مدینہ خدا
جنت ہے قرب قبر رسولؐ فلک
مجبوریاں پسند ہیں ہر اختیا
رستے سے مجھ کو جلوۂ نبی کریمؐ

۲۲

انکار اس طرف سے تھا اصرار تھا ادھر
آخر دیئے پیام طلب آئے اہل شر
جس طرح سے حسینؑ نے چھوڑا تھا اپنا گھر
مولا مرا بہ جبر ہوا عازم سفر
غل تھا رسولؐ پاک کی سرکار لٹ گئی
پھر آج آل احمدؐ مختار لٹ گئی

۲۳

یثرب سے جا رہا تھا محمدؐ کا نور عین
کیا کم وطن کے واسطے تھا ماتم حسینؑ
آئی ندا بقیع سے اے مردم بے خور و خفتین
لے میرے لعل ہو گئے مجروح دل کے چین
کچھ درد دل حسینؑ کی صورت نہ کہہ سکے
تم بھی مری لحد کے مجاور نہ رہ سکے

۲۴

افسوس کس طرح ہوا تاراج میرا باغ
محسنؑ کی لاش گود میں خنجر کا دل میں داغ
شبیرؑ درد و دہان پیمبرؐ کا تھا چراغ
حاصل ہوا نہ سوگ سے اک دن بھی فراغ
یوں تو کبھی بھرے گا نہ تیر جگر کا زخم
تازہ ابھی ہے دل میں تمہارے پدر کا زخم

۲۵

محسنؑ تو ضرب پشت سے بیجان ہو گیا
پھر تم کو میرے زہر دیا وا مصیبتا
شبیرؑ کے گلے پہ چلا خنجر جفا
عابدؑ کو پہلے قید کیا زہر پھر دیا
بالکل ڈرے نہ خالق اکبر کے قہر سے
مارا ہمیں ہے باقرؑ و جعفرؑ کو زہر سے

۲۱

مولا کے ہر جواب کا حاصل یہی تھا
ہم سے دلیں خواہش دنیا نہ
مرغوب ہے ہوائے مدینہ خدا
جنت ہے قرب قبر رسولؐ فلک پ
مجبوریاں پسند ہیں ہر اختیا
رہنا ہے مجھ کو پاس نبیؐ کریم کے

۲۲

انکار اس طرف سے تھا اصرار تھا ادھر
آخر نئے پیام طلب آئے اہل شر
جس طرح سے حسینؑ نے چھوڑا تھا اپنا گھر
مولا مرا بہ جبر ہوا عازم سفر
قل تھا رسولؐ پاک کی سرکار لٹ گئی
پھر آج آل احمد مختار لٹ گئی

۲۳

یثرب سے جا رہا تھا محمدؐ کا نور عین
کیا کام وطن کے واسطے تھا نام حسینؑ
آئی ندا البقیع سے اسدم بے نور دو عین
اے میرے لعل ہو گئے مجروح دل کے چین
کچھ درد دل حسینؑ کی صورت نہ کہہ سکے
تم بھی مری لحد کے مجاور نہ رہ سکے

۲۴

افسوس کس طرح ہوا تاراج میرا باغ
محسنؑ کی لاش گود میں حیدرؑ کا دلیں داغ
شبیرؑ در دامان پیمبرؐ کا تھا چراغ
حاصل ہوا نہ سوگ سے اس کے کبھی فراغ
یوں تو کبھی بھرے گا نہ تیرے جگر کا زخم
تازہ ابھی ہے دلمیں تمہارے پدر کا زخم

۲۵

محسنؑ تو ضرب پشت سے بیجان ہو گیا
بیٹے کو میرے زہر دیا وا مصیبتا
شبیرؑ کے گلے پہ چلا خنجر جفا
عابدؑ کو پہلے قید کیا زہر پھر دیا
باطل ڈرے نہ خالق اکبر کے قہر سے
مارا ہے تم نے باقرؑ و جعفرؑ کو زہر سے

۳۱

مولا کے ہر جواب کا حاصل یہی تھا
ہے میرے دل میں خواہش دنیا نہ
مرغوب ہے ہوائے مدینہ خدا
جنت ہے قرب قبر رسولؐ فلک
مجبوریاں پسند ہیں ہر اختیا
رستے سے مجھ کو ہٹائے نبیؐ کے کرم

۳۲

انکار اس طرف سے تھا اصرار تھا ادھر
آخر دئے پیام طلب سے آ کے اہل شر
جس طرح سے حسینؑ نے چھوڑا تھا اپنا گھر
مولا مرا بہ جبر ہوا عازم سفر
کل تھا رسولؐ پاک کی سرکار لٹ گئی
پھر آج آل احمد مختار لٹ گئی

۳۳

یثرب سے جا رہا تھا محمدؐ کا نور عین
کیا کام وطن کے واسطے تھا ماتم حسینؑ
آئی ندا غیبہ سے اُس دم بشور و شین
اے میرے لعل اے مرے مجروح دل کے چین
کچھ درد دل حسینؑ کی صورت نہ کہہ سکے
تم بھی مری لحد کے مجاور نہ رہ سکے

۳۴

افسوس کس طرح ہوا تاراج میرا باغ
محسنؑ کی لاش گود میں شبرؑ کا دل میں داغ
شبیرؑ دودمان پیمبرؐ کا تھا چراغ
حاصل ہوا نہ سوگ سے اُس کے کبھی فراغ
یوں تو کبھی بھرے گا نہ میرے جگر کا زخم
تازہ ابھی ہے دل میں تمہارے پدر کا زخم

۳۵

محسنؑ تو ضرب سخت سے بیجان ہو گیا
شبرؑ کو میرے زہر دیا وا مصیبتا
شبیرؑ کے گلے پہ چلا خنجر جفا
عابدؑ کو پہلے قید کیا زہر پھر دیا
باقرؑ ذرا سے تھے نہ الگ کر کے ہم سے
مارا ہے ستم سے باز نہ جعفرؑ کو زہر سے

٢٦

ناسور بنکے دل میں رہیگا غم کا...
افسوس پہلے قید میں کھا بصد...
پھر قید ہی میں آپکو دیا بچا...
تحقیق ہی کے سدھارا اسا...
بیکسی انتہا ہے اسیری گذ...
زنداں میں جوانی فیری گذ...

٢٧

غم باعث سکون دل بیقرار ہو
تیرے سے خزاں رسیدہ چمن کی بہار ہو
نائب نبی کے حجت پروردگار ہو
ارباب خاندان میں تمہیں نامدار ہو
غم ہے مرا نشان ہے باقی جہان میں
جو کچھ ہو غم ہوا ہے اجڑے مکان میں

٢٨

گویا ہوئے زبان ادب کے امام دیں
ای جدہ معظمہ عاجز ہے یہ حزیں
ہیں چھوڑتا نہ اپنی خوشی سے یہ سرزمیں
لیکن بہ جبر مجھکو بلاتے ہیں اہل کیں
کچھ بھی نہیں ملال کہ چھٹے وطن چھٹا
غم ہے تو یہ مزار رسول زمن چھٹا

٢٩

انجام کے خیال سے تھا غم نکرتنا
تھے گرد رنج خوں شتا بیوقار بحال زار
بیت الشرف میں محو زیارت تھا اشکبار
ہمشیر تھیں فاطمہ زہرا کی یادگار
معصومہ تھا خطاب وہ عصمت شعار تھیں
زینب کی طرح بھائی پہ اپنے نثار تھیں

٣٠

کہتی تھی یوں زبان سے فلک وہ نوحہ گر
گر مجھکو نہ جانیکے سوا ہے کچھ دیر
جینا وبال ہو گا مجھے تجھ سے چھوٹ کر
اے بھائی جان آپکے آباد رہے یہ گھر
منہ آنسوؤں سے فراق میں دھویا کرونگی میں
خالی مکان دیکھ کے رویا کرونگی میں

۳۱

جس جا سے ہیں حضور رواں کرتے ہیں نماز
رو دونگی بیٹھ کر میں وہیں یہ شہ حجاز
بولا زبان یاس سے مقبول بے نیاز
بندہ کرے وہ کام کہ راضی ہو کارساز
چشم و چراغ بنت رسول زمن ہو تم
تاکید صبر کرتا ہوں میری بہن ہو تم

۳۲

بعد اسکے خود بھی روئے شہنشاہ وطن
پیکس سو بیکسی ہوا دل مغموم بے قرار
دیکھا گیا نہ اپنے عزیزوں کا حال زار
تقسیم شاہ نے کئے دینار دس ہزار
ہر اک کو اپنے ہاتھ سے حصہ عطا کیا
جتنی کہ احتیاج تھی اتنا عطا کیا

۳۳

رو رو کے سب حضور کو دیتے تھے دعا
رخصت کو آئے قبر نبی پر شہ ہدیٰ
لپٹے مزار پاک سے نانا کو دیکھا
تعویذ قبر پہ کبھی رخسار رکھ دیا
کس کس ادب سے ورد زبان نام جد کیا
حسرت بھری نظر سے طواف لحد کیا

۳۴

مطلب یہ تھا کہ اے شہ ابرار الوداع
چھٹتی ہے مجھ سے آپ کی سرکار الوداع
کاہے کو اب ملے گا یہ دربار الوداع
آئی ندا کہ اے مرے دلدار الوداع
یہ فاطمہ کے لال تجھے غربت نصیب ہے
تو بھی تو ورثہ دار حسین غریب ہے

۳۵

یہ سن کے مضطرب ہوئے مولائے خاص و عام
پھر پاس کعبہ کے قبر سے لپٹے بچشم نم
کہتے تھے گاہ بیٹھ کے گاہ سرو پا کو ہم
خاک مزار آنکھوں پہ ملتے تھے دم بدم
دل پر جدائی جد کی یہ اک شاق تھی
آنکھوں سے قبر جد پہ دیا اشک فراق تھی

۵۰

اے شاہزادو بنت پیمبر کا واسطہ
مقتول ہم حضرت شبر کا واسطہ
پیاسے حسین کشتۂ خنجر کا واسطہ
اس بھیڑ پر ہو لطف بہتر کا واسطہ
محروم رکھو نہ حسن ضیا بار سے ہمیں
سیراب کر شربت دیدار سے ہمیں

۴۹

بازار میں کھڑی ہے سواری حضور کی
کوئی پکارتا ہے کہ او دلبر نبی
ہم فدا برائے پیمبر پسر علی
پردہ اٹھا عماری زیبا کا اک گھڑی
ہیں مضطرب جمال منور کے واسطے
[illegible] ہیں یہ دل [illegible] کے واسطے

۴۸

ہے مصر ایک حسن میں بازار سیکڑوں
یوسف ہے ایک اور خریدار سیکڑوں
موسیٰ ہے ایک طالب دیدار سیکڑوں
عیسیٰ ہے ایک عشق کے بیمار سیکڑوں
الیاس ایک تشنۂ الفت ہزارہا
خضر ایک رہ نورد محبت ہزارہا

۴۷

معروف ساتھ تھا کہ ہر اک [illegible] غنی
ہمراہ سب محدث و قاری و فقہ داں
واعظ خطیب اہل سخن صاحب زباں
کچھ ٹھوں پہ ہجوم کہ جنت میں ہیں مکاں
صدہا فقیر و صوفی و زہاد صف بہ صف
تسبیح ہاتھ میں لیے عُبّاد صف بہ صف

۴۶

وہ شہسوار ناقۂ اشہب پہ ہے سوار
بالائے پشت جس کے عماری ہے زرنگار
ہے سائباں دامن رحمت بصد وقار
صورت سے شان و جاہ و جلالت ہے آشکار
آیات نور عارض تاباں کی ضو میں ہیں
حاضر بہت سے حافظ قرآں جلو میں ہیں

[illegible]

۵۱

ہاں ہے نذر دید جمالِ امامؑ کی
رکھیں گے ہم سبیل تیرے جد کے نام کی
شہ نے قبول عرض جو کی ہر غلام کی
ہٹنے لگی نقاب رخِ لالہ فام کی
میرے نصیب جاگ اٹھے ساقی ہوا ہے خیر
ہاں ہاں یہی ہیں آٹھویں ساقی ہوا ہے خیر

۵۲

ساقی علیؑ ہے ساقیِ اوّل کا ہم نام
نام خدا ہے تو بھی علیؑ زبدۂ انام
تو خود امامؑ تیرے بزرگوں میں سات امامؑ
اولاد میں بھی چار امامؑ فلک مقام
وابستہ ہیں امیدیں مری سب کی ذات سے
تجھ سے ملے کہ ساقیِ اوّل کے ہات سے
تا بارھویں ساقی

۵۳

مجھ کو ترے کرم نے وہ نسخہ بتا دیا
گر ایک گھونٹ بھی ہو عطا مجھ کو ساقیا
اس ایک گھونٹ سے میں بنا لوں ہزار ہا
کوثر بھی دکھائے مزہ بادہ ولا
تازہ شراب میں - اثر کہنگی رہے
پانی بھی میں پیوں تو حلاوت سی بھی رہے

۵۴

آج اپنے ہاتھ سے مئے صہبا مجھے پلا
تو نے تقی کی ہے دعوتِ اعجاز مختصرا
لیکن اثر ہے اس کا ہر اک جا جدا جدا
اک مصرعِ دبیر مجھے یاد آگیا
رحمت محب کے واسطے دشمن کو قہر ہے
مومن کو زمزم ہے وہی کافر کو زہر ہے

۵۵

وہ مے عطا ہو جا کے حرم میں جشن بجے
پھر روضۂ رسولؐ امم میں یوں بجے
ہنگامِ نزعِ آخری دم میں جشن بجے
دنیا میں پی چکوں تو ارم میں جشن بجے
تو بخش یا نہ بخش جو اب دے ولا مجھے
ہاں شرط ہے کہ بادۂ وحدت پلا مجھے

٥٦

ہم بیکسوں کو ناز جو تیری عطا پہ ہے
سر اس سے بچ کے کرتے ہیں ایماں کی راہ سے
سمجھے ہیں اس سے بڑھ کے نہیں اور کوئی شے
دھانی ہو شیشہ اور گلابی ہو رنگ سے
سرسبز تر خرد ہوں وہ نعمت شباب سے
جام حسن میں مجھکو حسینی شراب دے

٥٧

باغ ارم میں دھوم ہے رنگینی شراب کی
پہونچی کہاں بہار ہے لاجواب کی
سرخی شفق سے بڑھ کے ہے اس آفتاب کی
لالہ کی اصل ہے نہ حقیقت گلاب کی
فکر بلند کا ہے نہ ذہن رسا کا ہے
یہ خاص رنگ قدرت رنگیں ادا کا ہے

٥٨

خوشبو عجیب رنگ نرالا شراب کا
ایماں کی بزم میں ہے اُجالا شراب کا
بحر کرم ہے بانٹنے والا شراب کا
دھوما ہے خوب اُس نے پیالا شراب کا
پاکیزگی گئی ہے نہ تا حشر جائے گی
کوثر کی آبرو بھی یہی مے بڑھائے گی

٥٩

ساقی چراغ بادہ نہ ہو انجمن سے دور
ساغر کا تشنہ لب نہ ہو میرے دہن سے دور
میخانہ اک نیا ہے بنا تو وطن سے دور
تیری بہار جاتی ہے اپنے وطن سے دور
دیدار کا عرب ہوا محتاج ساقیا
رکھدے دو عجم میں سبیل آج ساقیا

٦٠

میری طرح ہیں مے کے ہزاروں شراب خوار
ہے زیب قاطر احمد مرسل کا یادگار
شان خدا عیاری زباں سے آشکار
بل کھا رہے ہیں شانے پہ گیسوئے حلقہ دار
ناز میں منہ چھپا ہے مشک ختن کی بو
زلفوں سے آ رہی ہے رسول زمن کی بو

٦١

صورت پہ دل نثار کئے ہیں ہزار
خاک قدم پہ جان دیئے ہیں ہزار
جام شراب عشق پئے ہیں ہزار
کاغذ قلم دوات لئے ہیں ہزار
مشتاق سب ہیں فیض ہو حاصل بیان
بندے شنیں حدیث خدا کی زبان

٦٢

بولے امام حسن پیمبر ہیں ذو فتن
اجداد کی سند سے نبی کا ہے یہ سخن
جبریلؑ وحی لائے تھے واقف ہیں مرد و زن
دل سے پڑھے جو کلمۂ توحید ذو المنن
واجب ہے جنت اُسپہ یہ حکم الٰہ ہے
اُسکو خدا کے حصن حصیں میں پناہ ہے

٦٣

لیکن یہ حکم چند شرائط کے ساتھ تھا
یعنے ولائے آل نبیؐ طاعت خدا
کی عرض حاضرین نے اور اسکے ماورا
فرمایا شاہ نے وانا من شروطہا
مطلب ہے یہ جزائے عبادت کوئی نہیں
دل میں اگر محبت آل نبیؐ نہیں

٦٤

اک شاہ نے خوشی سے یہ حدیث نور
لکھوا کے آب زر سے بصد فرحت و سرور
بولا کہ کفن میں یہ تعویذ ہو ضرور
دُنیا سے اُٹھ گیا جو وہ سلطان ذی شعور
ظاہر کیا یہ خواب میں اُس نیک اصول نے
بخشوایا خدا سے اسی قول رسولؐ نے

٦٥

کہتا ہے بارگاہ امامت میں یہ جعفر
میں دادخواہ نہیں تجھ سے جو کھٹکا ہوں نقیر
تیرے سوا ہے کون غریبوں کا دستگیر
مست مئے ولا ترا مداح ہے خبیر
دھویا ہے دل کا صفحہ شراب خلوص سے
لکھا ہے اسی حدیث آب خلوص سے

۷۰

سر سبز مجھ دل کا تو نہیں بوستاں رہا
دن پھر گئے زمیں کے وہ لالہ جہاں رہا
خوشبو سے جاں فزا اسے معطر جہاں رہا
یوں سجو مرد و پیمبر رواں رہا
غل تھا کہ رنگ پر چمن دیں کا پھول ہے
روح پاک میں مدوح رسول ہے

۶۹

فخر مسیح تھا جو وہ حضرت زرہ شفا
رویا میں ایک مریض کو نسخہ بتا دیا
دارو سے شرق میں وہ دنی قدر رکھتا
تکبیر جو کہ وہ طرق سر و در سے فر کیا
سنگ اس کا نرم ہو گیا آقا کے فیض سے
اب تک وہ دن بنے ہیں مولا کے فیض سے

۶۸

بہر کلیم شمع حقیقت وہ نخل تھا
تھا یہ درخت دیر موسیٰ کا معجزا
پھل جسم خور شفا فیض بھی ابر وجو تھا
یتیموں کے صحن پر بھی رقم آیۂ شفا
دیکھا جو ناتواں نے تو تابی آ گئی
پھل چھو لئے تو آنکھوں کی بینائی آ گئی

۶۷

مہماں ہوں میر کے تھا نہ دل میں شر ہوا
جس طرح کے پسند پسندہ کا گھر کیا
بادام کا درخت وہاں شہ نے بو دیا
میری بھی آرزو کا شجر ہے تجھے ہرا
جس طرح نخل طور تھا موسیٰ کے واسطے
تھا یہ نہال اس گل زہرا کے واسطے

۶۶

ہنگام نزع مجھ کو درود عطا ملے
قطرہ پہ جس کا ہو اسی دریا سے جا ملے
مرنے کے بعد صحن بہ حق رضا ملے
تربت میان روضۂ شاہ ہدا ملے
محشر میں پاس ہو شفاعت میں حضور
تسکین دے بھی خدا جنت میں حضور

مطلع ۱

جب شاہ جہاں میں آئی سواری امام کی
شہرت ہوئی دو چند سکندر کے نام کی
آئینہ بن گئی تھی زمیں اس مقام کی
جمشید شکل بھول گیا اپنے جام کی
آئی بہار شان چمن تازہ ہو گئی
دنیا مکان شوق کا دروازہ ہو گئی

شعر ۲

ہے اے حکیم نظم کا حسن ادا نیا
ہے واقعہ قدیم مگر ہے جب کہا نیا
یہ تیری کائنات سے ہم نے سنا نیا
نکلا عجب بہار کا پہلو نیا نیا
ایسے کوئی بڑا تو کہونگا خطا ہوئی
کیا بہت نظر طبیعت رنگیں عطا ہوئی

شعر ۳

بے برگ و بار تھے جو شجر بار ور ہوئے
کلیاں کھلیں تو پھول ہوئیں گل ثمر ہوئے
رشک نجوم لالے کے داغ جگر ہوئے
طلعت میں حق حسن عنادل کے پر ہوئے
جلوہ ہر ایک نخل میں ہے کوہ طور کا
پھٹتا ہے پتّی پتّی سے فوارہ نور کا

شعر ۴

صیاد دیکھتے ہیں چمن میں ڈرے ہوئے
گلہا ترقی سے وہ سبکے کھڑے ہوئے
وہ بار ور درخت وہ پھلنے بھرے ہوئے
وہ دھانی دھانی کونپلیں شبنم سے تر ہوئے
سبزہ کا رنگ دیکھ کے فیروزہ رنگ ہے
سادات کو پسند یہی سبز رنگ ہے

شعر ۵

غنچے چٹک کے حسن دل آرا دکھاتے ہیں
نقارۂ سلامی مولا بجاتے ہیں
مرغان نغمہ سنج یہ مژدہ سناتے ہیں
تازہ ہے یہ چمن کہ گلشن یہاں وہ آتے ہیں
پھولوں میں رنگ قدرت پروردگار ہے
وہ دولہا ہے کہ جس کے قدم سے بہار ہے

شعر ۶

شرع نبی کا رنگ جماتی ہوئی بہار
باغ ارم کی راہ بتاتی ہوئی بہار
وہ آبرو کے ملک بڑھاتی ہوئی بہار
دریائے معرفت میں نہاتی ہوئی بہار
اندر سے جوش۔ حمد خدا شہر شہر ہے
اک یہ بھی اسکے بحر تہنیت کی لہر ہے

شعر ۷

کہتے ہیں گل خزانۂ لعل و گہر ہے کیا
کیا چیز ہم نثار کریں پاس زر ہے کیا
ہم نہ بیاں یہ کرنے کو مدِ نظر ہے کیا
کیا ابر کی بساط ہے کوئی شجر ہے کیا
برتر ہے قدر رزق امام جلیل کی
لائیں کہاں سے چھاؤں پر جبرئیل کی

شعر ۸

باغوں میں آمد آمد شہ کی ہے دھوم دھام
آراستہ صبا نے کیے پھولوں کے خیام
سبزہ بچھا کے فرش ہے سرگرم انتظام
اشجار کو ہوس ہے کہ پہلے کریں سلام
محو ہیں انکو ہوتا ہے جو اہل ذوق ہیں
بلبلیں تمام سلسلہ جنبانِ طوق ہیں

شعر ۹

ہر برگ گل کی ہے زباں پر خبر دہی کی ہے صفت
طائر چمن میں پڑھتے ہیں اشعار منقبت
رطب اللساں ہیں فضا رحمیاں ہے تہنیت
ذرے سے یہ چاہتے ہیں چھو لیں آسماں کی جہت
گلشن کو سرفراز کیا کردگار نے
معراج پائی گردشِ می پہ بہار نے

شعر

غلغلہ کی قطار غلامانہ اک طرف
مدّ کو باغبانوں میں افسانہ اک طرف
آراستہ چمن کا جلوہ فقانہ اک طرف
مستوں میں ذکر شیشہ و پیمانہ اک طرف
سبزہ بچھا ہے صحن گلستاں میں نور کا
سبزہ سے کھلا بسترِ زمیں پہ ترب جلوہ نور کا

۸۶

امون بولا خیر جو شاہی نہیں پسند
ہو جائیں آپ پیر کے ولیعہد کیا گزند
شہ بولے اس بیان سے ہو لرزہ میں بند
اسکو خلیفہ کرتا ہے سلطان عقلمند
کچھ دن جو اسکے جہاں میں بسر کرے
مجھ سا نہیں کہ مجھ سے ہی پہلے سفر کرے

۸۷

وہ بولا کہ یہ رہے ہیں کیا سید امم
فرمایا شاہ نے کہ میں ہونگا شہید سم
کی عرض کسکی تاب جو تم پر کرے ستم
آگاہ سر دہر کے نکلے یہ چشم نم
کیفیت وفات سناؤں جو تو کہے
قاتل کا اپنے نام بتاؤں جو تو کہے

۸۸

غصہ سے تب یہ کہنے لگا حاکم لعین
بیکار رنج کیجئے نہ مجھ سے آپ خشمگیں
کچھ دل میں میری سطوت شاہی کا ڈر نہیں
سنئے لہو سے آپکے تر ہوگی یہ زمیں
قطعی یہ فیصلہ ہے اب اصرار کیا کرو
شہ نے کہا جو یہ ہے تو انکار کیا کرو

۸۹

خود اپنے ہاتھوں جان ہلاکت میں ڈالنا
ہے یہ خلاف حکم خداوند ذوالعلا
پر عزل و نصب میں نہ ہونگا علیحدہ
آئین و رسم کو بھی نہ بدلونگا مطلقا
اپنا طریق ایک ہے ہر ایک کے لئے
میں مستعد ہوں مشورہ نیک کے لئے

۹۰

بعد اسکے بارگاہ خدا میں دل حزیں
کرنے لگا یہ عرض کہ اے رب عالمیں
مجبور کر رہا ہے مجھے یہ عدوئے دیں
تو جانتا ہے خوب کہ میری خوشی نہیں
تیری نگاہ نیک رہی دانیال پر
یوسف کی طرح رحم کر اس خستہ حال پر

نے تب وہ ابلہ کہ

۹۱

آخر یہ پنجشنبۂ شعبان کا ذکر ہے
پہلا وہ پنجشنبہ تھا ماہ صیام کا
دربار بادشاہ جب آراستہ ہوا
یکجا کر رزق سب کو جو تھی ہیں عطا کیا
تھی دھوم جوش رحمت پروردگار ہے
اک یہ بھی فیض قاسم فردوس و نار ہے

۹۲

تا جب وہ بزم ہوئی باشکوہ و شان
مولا نے ایک خطبۂ اعلیٰ کیا بیان
الفاظ جس کے موج بلاغت تھے بیکراں
تھے سب پکارتے کہ یہ ہے اللہ کی زباں
کیا خالق کلام کی ہے شان دیکھ لو
اور یہ بولتا ہوا قرآن دیکھ لو

۹۳

فارغ جو خطبے سے ہوئے سلطان زمن
بیعت کے بعد لائے قصیدے قصیدہ خواں
توصیف جان ساقیٔ کوثر میں تر زباں
ہر نظم کی زمیں سے تھا پست آسماں
ہر چند سب قصیدے بلاغت میں فرد تھے
اشعار بو نواس حقیقت میں فرد تھے

۹۴

عجز سخن کی نظم آپ ہی اپنا جواب تھی
گویا فصیح آل نبی کی کتاب تھی
جس پر امام کی نظر انتخاب تھی
جو سطر بھی تھی وہ جادۂ راہ صواب تھی
جب وہ سخن پسند امام ہدیٰ ہوا
دعبل کو سب سے بڑھ کے صلہ بھی عطا ہوا

۹۵

دینا سے بخشے اور دیئے درہم ہزار ہا
اپنا لباس خاص بھی بخشش کیا عطا
تھا تبرک جو عطر عرق سے بسا ہوا
بہتر قبائے جاں سے جو کہیں زیادہ تھا
جس پیرہن میں پڑھتے تھے قرآن بارہا
اس سے بھی بڑھ کے فیض ہے کہ لا زیب ہزار ہا

۹۶

مضموں طویل وقت قلیل اے امام دیں
شاہا عجب سہیلی وہ طبیعت رسی نہیں
لیکن تری ثنا سے نہ باز آیا یہ حزیں
مجھ پر بھی ہو عطائے مدد گار رہو نہیں
پیراہن حضور سے دعبل تو شاد ہے
یہ مدح خوان ہند ابھی نامراد ہے

۹۷

ممکن نہیں بشر سے تری مدحت و ثنا
شہرہ ہے شہر شہر ترے فیض عام کا
تھی تیرے معجزوں سے عیاں قدرت خدا
نکلا اثر سے تیر سبھی ہے تری دعا
پانی نجات بن گیا انساں کے واسطے
جب تو نے ہاتھ اٹھا لیا باراں کے واسطے

۹۸

ہاں کیوں نہ ہو تو بانیٔ قوم کا لال ہے
پانی ترے سبب سے ہے پتھر کا حال ہے
ہے نقش سنگ پر یہ قدم کا کمال ہے
تو شیر بیشۂ اسد ذوالجلال ہے
جب تجھ کو غیظ آ گیا دشمن میں دم نہ تھا
قالیں کا شیر شیر نیستاں سے کم نہ تھا

۹۹

گھر سے نماز عید کو جس وقت تو چلا
دیوار و در سے آتی تھی تکبیر کی صدا
اسلاف کا وقار دوبالا سے رونق تجھ
شان رجوع خلق سے نیکو بتا دیا
بیعت خدا ہے دو عالم میں فرد ہے
دنیا اسی کے نقش کف پا سے گرد ہے
انکار اقتدار تھا صورت نمونہ

۱۰۰

ان معجزوں سے دنگ تھا سلطان بد نہاد
کہتا تھا ان کے تاج غرور ان کا برد باد
آخر کو مجھ سے نہ ٹلے یہ کیا از رہ عناد
محفوظ جائیں یہ جہاں سے تو پاؤں گی مراد
سرگرم قتل شاہ وہ مکار ہو گیا
حضرت کو زہر دینے پہ تیار ہو گیا

۱۰۱

انگور وہ نہیں، ملایا گیا زہر اس قدر
کھائے جسے تو بچ نہیں سکتا کوئی بشر
ہو کے نشہ کو پاس یہ بولا وہ بد گہر
دعوت امام دیں کی ہے بوقت سحر گھر
خاطر سے میری آپ یہ جمن تو رکھئے
آئے ہیں ایک شہر سے انگور کھائیے

۱۰۲

مولا نے چشم یاس سے انگور کو دیکھا آہ
ظالم کے رخ پہ غور سے کرنے لگے نگاہ
انگور نوش کرکے یہ بولا وہ دیں پناہ
در پیش ایک دم میں ہے سب کو عدم کی راہ
تا فرش سم سے قلب و جگر تشنہ کے چھن گئے
مامون سے کہا کہ ترے کام بن گئے

۱۰۳

فرما کے یہ چلے سوئے بیت الشرف امام
حجرے میں آکے لیٹ رہے سید انام
کچھ دیر بعد آکے اجل نے کیا سلام
بولے زبان یاس سے مولائے نیک نام
اے موت ٹھہر کہ دیکھ لوں فرزند کو میں
اک مرتبہ گلے سے لگا لوں تقی کو میں

۱۰۴

اتنے میں یک بیک جو ہوا غیب سے عیاں
آلودہ غبار تھے رخسار ضو فشاں
مغموم و دردمند و جگر تفتہ خستہ جاں
داخل ہوا وہ حجرے میں با آہ و فغاں
حسرت سے شاہ روئے پسر دیکھنے لگے
رو کر جمال نور نظر دیکھنے لگے

۱۰۵

کہنے لگے زبان محبت سے شاہ دیں
تیرا ہی انتظار تھا اے میرے مہ جبیں
بس میرے بعد تو ہی ہے میرا جانشیں
تجھ کو بھی آہ زہر دغا دیں گے اہل کیں
جس طرح سے جفا ہوئی اس دل ملول پر
تو بھی نہ رہنے پائے گا قبر رسول پر

۱۰۶

دلبر سے کچھ وصیتیں کیں تھام کر جگر
تب لاش سب پہ موزا مارت بچشم تر
اک شیخ نیک شکل بروت تھی لکھا یا کہ یہ
تھی ایک چیز سینۂ اقدس پہ جلوہ گر
یہ دونوں چشمہائے علوم الٰہ تھے
اب آج مستحق تھی دیں پناہ تھے

۱۰۷

مولا نے اپنے لعل کے رخسار چوم کر
فرمایا الفراق عدم کا ہوا سفر
یہ کہہ کے سوئے خلد گئے شاہ بحر و بر
دنیا سیاہ ہو گئی یہ غم کا تھا اثر
گردوں پہ شور ماتم شاہ زمن ہوا
نور نظر کے ہاتھ سے غسل و کفن ہوا

۱۰۸

کافور لایا خلد سے مولا کے واسطے
تھے نازکش ملک شہ والا کے واسطے
روتے نبی تھے سارے زہرا کے واسطے
سر پیٹتے غلام بھی آقا کے واسطے
رو کر کہیں سب نے ہزار الوداع
غربت نصیب کر کے دنیا چار الوداع

۱۰۹

آقا تمہارے حال غربت پہ ہم نثار
لیکن تمہارے عہد کی غربت بھی یادگار
اک خلق تھی جنازۂ مولا پہ اشکبار
اُس بیکس غریب کا تھا کون غمگسار
تم کو کفن دیا پسر سوگوار نے
اُس بیکفن کی لاش چھپائی غبار نے

۱۱۰

بیٹے کے ہاتھ سے تمہیں غسل و کفن ہوا
اُس کا پسر اسیر جفا و محن ہوا
بیشک لقب تمہارا غریب الوطن ہوا
برباد اُس غریب کا سارا چمن ہوا
چھپنے بدن کے وقت پہ تو دل ملول تھے
فاک اُس کے بھی باغ غنچے پھول تھے

الله

پھر یاد آیا وہ غم اک کربلائی کا
پُرسا دیا کسی نے غم زینب کو بھائی کا
جو حال کربلا میں تھا زہرا کی جائی کا
غم خواہر رضا کو تھا شہ کی جدائی کا
کوہ الم دل پہ اُٹھا لیے اٹھ گئیں
آخر اسی قلق میں زمانے سے اٹھ گئیں

الله

وزارت غم میں بھائی کے ہی تھی نجیب
ہر وقت اشک غم سے تھی آلودہ آستیں
جو کھٹ پہ نوحہ کرتے تھے مردان مومنیں
ماتم سرا میں عورتیں رو رو کے چلاتی تھیں
غل تھا سارے قم میں مصیبت اٹھائی ہے
اس کی صغیر سنی میں بچھڑا بھائی ہے

الله

آخر وفات بھیّہ کو ہوئی معلوم جب
وارد ہوئے قم میں خواہر سلطان بحرو بر
پُرسے کے واسطے اٹھے سب جمع ہو کر
جوش قلق سے چاک گریباں بہم بہم
ہر سو یہ دیکھا جو صورت عیاں ہوئی
معصومہ ایک شیعہ کے گھر میہمان ہوئی

الله

جب تین سال تک نہ ملی بھائی کی خبر
گھر سے ہوئی روانہ قم دہ نیکو سیر
پہونچی وہاں تو دیکھی کیا شہر نوحہ گر
کالا لباس پہنے ہوئے ہے ہر اک بشر
ایسی خبر سنی کہ جگر غم سے ہل گیا
دیدار کا جو شوق تھا مٹی میں مل گیا

الله

کعبہ تمام ساتھ تھا لیکن اسیر تھا
مجبور پر تھا ظلم نہ کر سکتی تھی بکا
دیکھا تھا اُس نے پیکر بے سر حسین کا
اب تھا خواہر رضا کا یہ غم خیز واجسد
بھائی کے ساتھ بھائی کی جانشینی
قم تک جو پہونچی بھی تو نہ تربت پہ جا سکی

۱۱۶

گھل سو کر روز قبر میں رہیں با دلِ حزیں
جنت میں کی زیارتِ شاہِ فلک نشیں
تکلیفِ دردِ ہجر سے جانبر ہوئی نہیں
بھائی کی شکل آنکھوں میں تھی وقتِ واپسیں
بابِ غمِ جہاں سے سوئے جناں کوچ کر گئیں
بس منھ سے ہائے بھائی کہا اور گذر گئیں

۱۱۷

شیون کا اک ہجوم جنازہ کے ساتھ تھا
غسل و کفن کے بعد یہ بیبی میں سے طے ہوا
قادر غلام آپ کا ہے مرد پارسا
معصومہ کو لحد میں اتارے وہ باخدا
اس خدمتِ جلیل کے قابل کوئی نہیں
یاں کوئی اور اس سے سوا متقی نہیں

۱۱۸

یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ یکایک اٹھا غبار
رخ پر نقاب ڈالے نظر آیا اک سوار
جھک کر زبانِ حال سے بولا وہ نامدار
ہاں ہاں پھوپھی کی لاش کو چھونا نہ زینہار
مجھ کو بھی امید تھی تم سب کی ذات سے
دفناؤں گا پھوپھی کو گر اپنے ہات سے

۱۱۹

دیکھا لوگوں نے امام جنازے پہ آگئے
پڑھ کر نماز دفن کیا لاشہ آپ کا
پنہاں ہوا نگاہوں سے عالم کا پیشوا
آئی جناں سے فاطمہ زہرا کی یہ ندا
زینب کی طرح ہے تو مصیبت زدہ بہن
غربت نصیب بھائی کی ہے غربت زدہ بہن

۱۲۰

بھائی کی جاں نثار بزرگوں کی یادگار
تو بھائی کی نثار ہوئی میں ترے نثار
زینب کے غم سے رہتا تھا دل میرا بیقرار
اب تیری موت نے بھی جگر کو کیا فگار
دنیا سیاہ سوگ نشیں کی نظر میں ہے
زینب کا زخم دل میں ہے تیرا جگر میں ہے

بسال ہجری جس مرثیہ کا تاریخ اختتام ۱۳۵۱
ہے [illegible] کربلا میں ہجر کے درد بھی
ہے یہ خدمت رضائے حسین کہ ہیں [illegible]
عہ مہدی حسن [illegible]
ہیں [illegible]
بندہ [illegible]

بفضلہ تصنیف مرثیۂ ہذا بتاریخ ۵ ر اکتوبر ۱۹۳۳ء بوقت شب بساعت ۹ بجے باختتام رسید

جو صاحب یہ مرثیہ پڑھیں مصنّف کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں

عہ میر مہدی حسن صاحب مصنّف کے ایک خالص الوداد دوست ہیں
اُنکی فرمائش سے یہ مصرع دعائیہ کہا گیا